قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ

پونجا جناح کا اصل وطن تو راجکوٹ (کاٹھیاواڑ) تھا، لیکن کاروباری شغف کراچی لے آیا۔ چمڑے کی تجارت کرتے تھے اور متمول تاجروں میں شمار ہوتے تھے۔ ۲۵۔ دسمبر ۱۸۷۶ء کو ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام محمد علی رکھا گیا۔ یہی محمد علی بڑا ہو کر اور پڑھ لکھ کر مسلم قوم کا سہارا اور پاکستان کا بانی ہوا۔ قوم نے بھی اسے سر پر اٹھایا اور قائداعظمؒ کے لقب سے پکارا۔

محمد علی نے ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی۔ ۱۶ سال کی عمر میں میٹرک پاس کر لیا اور بیرسٹری کی تعلیم کے لیے لندن روانہ ہو گئے۔ جہاں سے بیس سال کی عمر میں بیرسٹر بن کر لوٹے۔

اتفاق کی بات کہ ان دنوں باپ کا کاروبار تباہ ہو گیا اور وہ کئی مقدمات اور مشکلات میں پھنس گئے۔ محمد علی نے ولایت سے واپسی پر سب سے پہلے باپ کے مصائب کو دور کیا۔ پھر وکالت کے لیے بمبئی چلے گئے۔ یہاں چھ ماہ تک پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی آسامی پر فائز رہے۔ پھر اپنی پریکٹس شروع کر دی اور جلد ہی چوٹی کے وکیلوں میں شمار ہونے لگے۔

اس وقت ہندوستان میں کانگرس کی دھوم تھی۔ محمد علی بھی اس کے ممبر بن گئے اور ''صلح کا شہزادہ'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ وہ کئی سال تک ممبر رہے مگر جب دیکھا کہ کانگرس ایک ہندو جماعت ہے جو صرف ہندوؤں کی بہتری کے لیے کوشاں ہے اور مسلمانوں کو اپنا غلام بنانے کی فکر میں ہے تو آپ نے کانگرس کو چھوڑا اور ولایت چلے گئے۔

یہ زمانہ مسلمانوں کے لیے نہایت کٹھن تھا۔ انگریز حکمران اور دشمن تھا۔ ساری ہندو قوم دشمن تھی۔ اگرچہ ۱۹۰۶ء سے مسلم لیگ قائم تھی مگر درحقیقت بے جان سی جماعت تھی۔ علامہ اقبال مسلمانوں کی بے بسی پر کڑھتے تھے۔ رات دن اسی غم میں تڑپتے تھے۔ آخرانھوں نے دیکھا کہ محمد علی جناح کے سوا کوئی ایسا مسلمان موجود نہیں جس پر بھروسا کیا جا سکے اور قوم کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ چنانچہ آپ نے خط لکھ لکھ کر انھیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ وطن واپس آئیں اور مسلم لیگ کی قیادت سنبھالیں۔ چنانچہ وہ واپس آئے اور انھوں نے مسلم لیگ کی قیادت سنبھالی۔ قوم کے بکھرے ہوئے شیرازے کو جمع کیا۔ شہر شہر جا کر قوم کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگایا اور ایک پلیٹ فارم پر لا کھڑا کیا۔

گاندھی نے ان کے مقابلے میں کئی پینترے بدلے۔ مسلمانوں کو گم راہ کرنے کی کوشش کی لیکن مسلمانوں نے ان پر توجہ نہ دی۔ ادھر علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ء میں مسلم لیگ کے سالانہ جلسے میں اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں اور ان کے لیے علیحدہ وطن کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ہندوستان کے وہ علاقے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے، انھیں ملا کر ایک اسلامی مملکت تشکیل دی جائے۔

اس تقریر پر ہندو بہت تلملائے۔ مگر مسلمانوں کو ایک نصب العین مل گیا تھا۔ محمد علی جناح نے اسے اور اچھالا۔ ولایت کے ایک مسلمان طالب علم رحمت علی نے اس مجوزہ اسلامی ریاست کا نام پاکستان رکھا جو ہر مسلمان کی زبان کا نعرہ بن گیا۔

انگریز اور گاندھی نے ہندوؤں سمیت اس کا نہایت شدت سے مقابلہ کیا اور محمد علی جناح نے نہایت خوبصورتی سے جواب دیا۔ آخر انگریز اور ہندو دونوں کو مسلمانوں کا مطالبہ ماننا پڑا اور ۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشے پر پاکستان کا وجود ثبت ہو گیا۔

اب تک محمد علی جناح کو مسلمانوں کی طرف سے ''قائداعظم'' کا لقب مل چکا تھا۔ چنانچہ جب پاکستان کی سلطنت قائم ہوئی تو آپ اس کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ لیکن آپ کی عمر نے وفا نہ کی۔ دن رات کی محنت سے آپ کی صحت خراب ہو گئی اور آخر ۱۱۔ ستمبر ۱۹۴۸ء کو یہ پاکستان کا بانی، نڈر اور بے باک جرنیل قوم کو روتا چھوڑ کر راہیٔ ملکِ بقا ہوا۔

قائداعظمؒ زندہ باد

پاکستان پائندہ باد